آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت مربیّ اعظم

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عرب کی ایسی ان پڑھ قوم میں مبعوث کئے گئے جو گمراہی میں اپنی مثال نہ رکھتی تھی۔ آپؐ نے اپنے حسن اخلاق، محبت وشفقت اور دعاؤں سے ان بدّوؤں کی ایسے اعلیٰ درجے کی تربیت فرمائی اور ان کے دل وسینہ کو ایسا منوّر کیا کہ وہ آسمانِ روحانیت کے روشن ستارے بن گئے۔

یہ کرامت دراصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسنِ کردار اور پاکیزہ عملی نمونہ کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا کہ اس شخص سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف دعوت دے اور عمل صالح بجالائے اور کہے کہ میں کامل فرمانبردار ہوں۔ (حٰمٓ السجدہ :34) اس کے اول مصداق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ ہی کی ذات ہے جسے جماعت مومنین کے لئے بہترین نمونہ قرار دیا گیا۔ (سورۃ الاحزاب :22)

تربیت کیلئے قرآن شریف کا بنیادی اُصول یہ ہے قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (سورۃ التحریم :7) یعنی اپنے نفس اور اپنے گھر والوں کو آگ سے

بچاؤ۔ نبی کریمؐ نے اس ارشاد کی کی تعمیل میں گھر کے یونٹ سے تربیّت کا سلسلہ شروع کیا اور اپنا عملی نمونہ پیش کر کے اپنے اہل خانہ کی تربیت فرمائی۔قرآن شریف کے بیان کے مطابق رسول اللہؐ ازواج مطہرات کو یہ نصیحت فرماتے تھے۔ اے نبی کی بیویو! تم ہرگز عام عورتوں جیسی نہیں ہو بشرطیکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔پس بات لجا کر نہ کیا کرو۔ورنہ وہ شخص جس کے دل میں مرض ہے طمع کرنے لگے گا اور اچھی بات کہا کرو اور اپنے گھروں میں ہی رہا کرو اور گزری ہوئی جاہلیت کے سنگھار جیسے سنگھار کی نمائش نہ کیا کرو اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو۔اے اہل بیت! یقیناً اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی آلائش دور کردے اور تمہیں اچھی طرح پاک کردے اور اللہ کی آیات اور حکمت کو جنکی تمہارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہے یاد رکھو یقیناً اللہ بہت باریک بین اور باخبر ہے۔(سورۃ الاحزاب:33 تا35)

اہل خانہ کی تربیت

نبی کریمؐ گھر میں نماز تہجد میں باقاعدگی اور دوام کا خوبصورت نمونہ دکھانے کے بعد ازواج مطہرات کو بھی بیدار کر کے نوافل ادا کرنے کی تلقین فرماتے۔ایک دفعہ کیسی درد انگیز تحریک کرتے ہوئے فرمایا” سبحان اللہ! آج رات کتنے ہی فتنوں کی خبریں نازل کی گئی ہیں اور کتنے ہی خزانے اُتارے گئے ہیں۔ان حجروں میں سونے والی بیبیوں کو جگاؤ اور بتاؤ کہ کتنی ہی عورتیں دنیا میں

بظاہر خوش پوش ہیں مگر قیامت کے دن وہ حقیقی لباس سے عاری ہونگی جو تقویٰ کا لباس ہے۔''(بخاری)[1]

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ہمارے گھر تشریف لائے اور مجھے اور فاطمہؓ کو تہجد کے لئے بیدار کیا۔ پھر آپؐ اپنے گھر تشریف لے گئے اور کچھ دیر نوافل ادا کئے۔اس دوران ہمارے اٹھنے کی کوئی آواز وغیرہ محسوس نہ کی تو دوبارہ تشریف لائے اور ہمیں جگایا اور فرمایا اٹھو اور نماز پڑھو۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں میں آنکھیں ملتا ہوا اُٹھ بیٹھا اور بڑبڑاتے ہوئے کہا ''خدا کی قسم! جو نماز ہمارے لئے مقدر ہے ہم وہی پڑھ سکتے ہیں۔ ہماری جانیں اللہ کے قبضہ میں ہیں وہ جب چاہے ہمیں اُٹھادے۔'' رسول کریمؐ واپس لوٹے۔آپؐ نے تعجب سے ران پر ہاتھ مارتے ہوئے میرا ہی کا فقرہ دہرایا کہ ہم کوئی نماز نہیں پڑھ سکتے سوائے اس کے جو ہمارے لئے مقدر ہے پھر یہ آیت تلاوت کی ''وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا'' کہ انسان بہت بحث کرنے والا ہے۔(احمد)[2]

نبی کریمؐ چھ ماہ تک فجر کی نماز کے وقت حضرت فاطمہؓ کے دروازے کے پاس گزرتے ہوئے فرماتے تھے۔اے اہل بیت! نماز کا وقت ہوگیا ہے اور پھر سورۃ احزاب کی آیت:33 پڑھتے کہ اے اہل بیت! اللہ تم سے ہر قسم کی گندگی دور کرنا چاہتا ہے اور تم کو اچھی طرح پاک کرنا چاہتا ہے۔(ترمذی)[3]

اپنے تمام اعزہ و اقارب کو اور خاص طور پر اپنی بیٹی فاطمہؓ کو آپؐ نے کھول کر سنا دیا تھا کہ اللہ کے مقابل پر میں تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتا۔ تمہارے عمل ہی کام آئیں گے۔ (بخاری)[4]

رسول کریمؐ نے اپنی اولاد کی تربیت کی بنیاد محبت الٰہی پر رکھی تا کہ اللہ کی محبت ان کے دل میں ایسی گھر کر جائے کہ غیر اللہ سے آزاد ہو جائیں۔ چنانچہ نبی کریمؐ حضرت حسن و حسین کو گود میں لے کر دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔ (احمد)[5]

حضرت فاطمہؓ کی شادی پر کمال سادگی سے انہیں ضرورت کی چند چیزیں عطا فرمائیں۔ بعد میں انہوں نے خادم کا مطالبہ کیا تو ذکر الٰہی کی طرف توجہ دلا کر سمجھایا کہ خدا کی محبت میں ترقی کرو۔ اللہ خود تمہاری ضرورتیں پوری فرمائے گا۔ خدا کو نہ بھولو وہ تمہیں یاد رکھے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو ان کی شادی پر ایک کمبل، چمڑے کا ایک تکیہ (جس میں کھجور کے پتے تھے)۔ ایک آٹا پیسنے کی چکی، ایک مشکیزہ اور دو گھڑے دیئے تھے۔ ایک دن حضرت علیؓ نے فاطمہؓ سے کہا کہ کنوئیں سے پانی کھینچ کر میرے تو سینے میں درد ہونے لگا ہے۔ آپ کے ابّا کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں آپ جا کر درخواست کرو کہ آپ کو بھی ایک خادم عطا ہو۔ فاطمہؓ کہنے لگیں خدا کی قسم! میرے تو خود چکی پیس پیس کر ہاتھوں میں گٹّے پڑ گئے ہیں۔

چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔آپؐ نے پوچھا کہ کیسے آنا ہوا۔عرض کیا کہ سلام عرض کرنے آئی ہوں۔انہیں حضورؐ سے کچھ مانگتے ہوئی شرم آئی اور واپس چلی گئیں۔حضرت علیؓ نے پوچھا کہ کیا کر کے آئی ہو؟ وہ بولیں کہ میں شرم کے مارے کوئی سوال ہی نہیں کر سکی۔تب وہ دونوں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔دونوں نے حضورؐ کی خدمت میں اپنا حال زار بیان کر کے خادم کے لئے درخواست کی۔رسول کریمؐ نے فرمایا خدا کی قسم ! میں تمہیں دے کر اہل صفّہ (غریب صحابہ) کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔جو فاقہ سے بے حال ہیں اور ان کے اخراجات کے لئے رقم میسر نہیں۔ان قیدیوں کو فروخت کر کے میں ان کی رقم اہل صفّہ پر خرچ کروں گا۔یہ سن کر وہ دونوں واپس گھر چلے گئے۔رات کو نبی کریمؐ ان کے گھر تشریف لے گئے۔وہ اپنے کمبل میں لیٹے ہوئے تھے۔رسول اللہؐ کو دیکھ کر وہ اُٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا۔اپنی جگہ لیٹے رہو۔پھر فرمایا جو تم نے مجھ سے مانگا کیا اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ انہوں نے کہا ضرور بتائیں۔آپ نے فرمایا یہ چند کلمات ہیں جو جبریلؑ نے مجھے سکھائے ہیں کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمدللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔جب رات بستر پر جاؤ تو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمدللہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔

حضرت علیؓ فرماتے تھے جب سے رسول اللہؐ نے مجھے یہ کلمات سکھائے میں انہیں آج تک پڑھنا نہیں بھولا۔کسی نے تعجب سے پوچھا کہ جنگ صفین کے

ہنگاموں میں بھی نہیں بھولے؟ کہنے لگے ہاں جنگ صفین میں یہ ذکر میں نے یاد رکھا تھا۔

نبی کریمؐ نے ایک اور صحابی کو یہی تسبیحات سو کی تعداد میں پڑھنے کی نصیحت کی اور فرمایا کہ اس تسبیح کی برکت تمہارے لئے سو غلاموں سے بڑھ کر ہے۔(احمد)[6]

نصیحت کی یاد دہانی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تربیت کے سلسلہ میں قرآنی اسلوب ہمیشہ یاد رکھتے تھے اور فَـذَکِّـرْ (یعنی نصیحت کرتے رہنے) کے حکم کے تابع بعض اہم مضامین یا نصائح کا تکرار پسند فرماتے تھے۔ بالخصوص تقویٰ کی نصیحت کی یاد دہانی کرواتے تھے۔نکاح وغیرہ کے موقع پر خطبۃ الحاجۃ میں بھی تقویٰ کے مضمون پر مشتمل آیات تلاوت فرماتے تھے۔عام وعظ میں بھی اِتَّـقُـوْا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّـا قَـدَّمَـتْ لِغَـدٍ (سورۃ الحشر:19) کی کثرت سے تلاوت کرنے کا ذکر ہے۔جس میں تقویٰ کے ساتھ محاسبہ نفس اور مسابقت فی الخیرات کے مضمون کی طرف بھی اشارہ ہے۔(احمد)[7]

محاسبۂ نفس

تربیت کا ایک نہایت عمدہ طریق محاسبۂ نفس اور مسابقت فی الخیرات

ہے۔ نبی کریمؐ اس کا بہت خیال رکھتے تھے۔ حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ایک روز صحابہ سے پوچھا کہ آج مسکین کو کھانا کس نے کھلایا؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ میں مسجد میں آیا تو ایک محتاج کو دیکھا۔ میں نے اپنے بچے عبدالرحمانؓ کے ہاتھ سے روٹی کا ٹکڑا لے کر اس مسکین کو دے دیا۔(ابوداؤد) 8

اسی طرح آپؐ نے پوچھا آج اپنے کسی بھائی کی عیادت کس نے کی؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ مجھے اپنے بھائی عبدالرحمان بن عوفؓ کی بیماری کی اطلاع ملی تھی۔ آج نماز پر آتے ہوئے میں ان کے گھر سے ہو کر ان کا حال پوچھتے ہوئے آیا ہوں۔ آپؐ نے پوچھا آج (نفلی) روزہ کس نے رکھا ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ وہ روزے سے ہیں۔ نبی کریم علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے یہ سب نیکیاں ایک دن میں جمع کیں اس پر جنت واجب ہوگئی۔ حضرت عمرؓ نے یہ سنا تو روح مسابقت نے جوش مارا اور کہنے لگے کہ خوشا نصیب وہ جو جنت کو پاگئے۔ تب نبی کریمؐ نے ایک ایسا دعائیہ جملہ عمرؓ کے حق میں بھی فرمایا کہ عمر کا دل اس سے راضی ہوگیا۔ آپؐ نے دعا کی، اللہ عمر پر بھی رحم کرے۔ اللہ عمر پر رحم کرے۔ جب بھی وہ کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے ابوبکرؓ اس سے سبقت لے جاتا ہے۔(مجمع الزوائد) 9

بیعت توبہ

نبی کریمؐ حسب حکم الٰہی صحابہ کی تربیت اور روحانی ترقی کی خاطر بیعت کے وقت ان سے نیک باتوں میں اطاعت اور بُری باتوں سے بچنے کا عہد لیتے اور پھر اس کی پابندی کرواتے تھے۔

عُبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ ان باتوں پر بیعت لیتے تھے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے، چوری نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، اپنی اولادوں کو قتل نہ کرو گے اور ایسے بہتان نہ تراشو گے جو اپنے سامنے گھڑلو اور معروف باتوں میں نافرمانی نہ کرو گے۔ پس جو کوئی تم میں سے اس عہد بیعت کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے پاس ہے۔(بخاری)[10]

خلوص نیت

رسول کریمؐ نے تربیت کے لئے بنیادی سبق خلوص نیت کا دیا اور فرمایا ہے کہ تمام نیک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہی ہے۔(بخاری)[11]

اور اللہ تعالیٰ کی نظر انسان کے جسم و مال اور شکل وصورت پر نہیں بلکہ دلوں پر ہوتی ہے اور انسان کے تقویٰ کے مطابق خدا تعالیٰ کا اس سے معاملہ ہوتا ہے۔(مسلم)[12]

آپؐ نے اس کی مثال یہ بیان فرمائی کہ ایک انسان بظاہر لوگوں کی نظر

میں نیکی کرتا چلا جاتا ہے مگر وہ فی الحقیقت اہل نار میں سے ہوتا ہے۔ایک انسان بدی کرر ہا ہوتا ہے مگر وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے۔(بخاری) 13

فرمایا وہ کسی موڑ پر اچانک نیکی کی طرف رجوع کرتا اور اہل جنت میں سے قرار پاتا ہے۔اس طرح حسنِ نیت کے مطابق ہی نیکیاں انجام کو پہنچتی ہیں۔ اس لئے انفرادی یا اجتماعی تربیتی کوششوں کے ساتھ دعا بہت ضروری ہے۔ نبی کریمؐ اپنے بارہ میں یہ دعا کرتے تھے ''اے اللہ میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھنا'' اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا دل رحمان خدا کی انگلیوں میں ہوتا ہے وہ جب چاہے پلٹ دے۔(ترمذی) 14

حوصلہ افزائی کرتے ہوئے رسول کریمؐ تعریف میں مبالغہ ناپسند فرماتے تھے۔ایک دفعہ کسی کی ایسی تعریف سن کر فرمایا کہ تم نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی کیونکہ ایسی تعریف سے اندیشہ ہوتا ہے کہ انسان کہیں کبر کا شکار ہو جائے۔تاہم حوصلہ افزائی کی خاطر جائز تعریف سے منع بھی نہیں فرمایا۔ چنانچہ ہدایت فرمائی کہ کسی کی تعریف کرنی مقصود ہو تو محتاط الفاظ میں اس شخص کی خوبی کا ذکر کر کے کہنا چاہئے کہ میرے خیال میں فلاں شخص ایسا ہے باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔(بخاری) 15

حضرت امّ المؤمنینؓ حفصہ نے ایک دفعہ اپنے بھائی عبداللہؓ بن عمر کی ایک خواب نبی کریمؐ کے سامنے بیان کی۔آپؐ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کیا

عمدہ نصیحت فرمادی کہ عبداللہ نیک نوجوان ہے۔ کیا اچھا ہو اگر وہ رات کو تہجد کی نماز ادا کرنے کی عادت ڈالے۔ (بخاری) 16

حوصلہ افزائی کے اس ایک جملے نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی زندگی میں انقلاب پیدا کر دیا اور وہ عابد وزاہد انسان بن گئے۔

سچائی میں عمدہ نمونہ

تربیت میں سچائی کو بنیادی اہمیت ہے۔ ایک گناہ گار شخص نے رسول کریمؐ کے ہاتھ پر توبہ کی بیعت اور اپنی کمزوری کا اقرار کرتے ہوئے عرض کیا کہ سارے گناہ ایک ساتھ چھوڑنے مشکل ہیں کوئی ایک گناہ جو آپ فرمائیں چھوڑ سکتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا جھوٹ چھوڑ دو۔ پھر سچائی کی برکت سے اس سعادت مند کو رفتہ رفتہ سارے گناہوں سے نجات مل گئی۔

نبی کریمؐ اپنی اولاد کی تربیت کے لئے اپنے اصحاب کو بھی عمدہ نمونہ پیش کرنے کیلئے ہدایت فرماتے تھے۔ مثلاً یہ کہ خود سچائی پر قائم ہو کر بچوں کو اس کا نمونہ دیا جائے اور تکلّف سے یا مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولا جائے۔

عبداللہؓ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریمؐ ہمارے گھر تشریف لائے۔ میں اس وقت کمسن بچہ تھا۔ میں کھیلنے کے لئے جانے لگا تو میری امی نے کہا عبداللہ اِدھر آؤ میں تمہیں چیز دونگی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا آپ اسے دینا چاہتی

ہو؟ میری ماں نے کہا کھجور۔ آپؐ نے فرمایا اگر واقعی تمہارا یہ ارادہ نہ ہوتا (اور صرف بچے کو بلانے کی خاطر ایسا کہا ہوتا) تو تمہیں جھوٹ بولنے کا گناہ ہوتا۔ (احمد) [17]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے دینی حالات پر نظر رکھتے تھے۔ تربیت کا یہ بھی ایک انداز تھا کہ آپؐ صحابہ میں نیکیوں کا مقابلہ کرواکے ان کی روحانی ترقی کے سامان فرماتے تھے۔ انہیں مناسب رنگ میں توجہ دلاتے رہتے تھے۔ حضرت ثابت بن قیسؓ کو آپ نے کچھ روز نماز سے غیر حاضر پا کر ان کے بارے میں پتہ کروایا۔ انہوں کہلا بھیجا کہ وہ سورۃ حجرات کی اس آیت کے نزول پر جس میں نبی کی آواز سے اونچی آواز کرنے والوں کے اعمال ضائع ہونے کا ذکر ہے۔ نادم و پریشان ہو کر گھر بیٹھ رہے ہیں۔ کیونکہ انکی آواز بلند تھی۔

نبی کریمؐ نے پیغام بھجوایا کہ ثابت کو جا کر بشارت دو کہ تمہارے جیسا آدمی اہل نار میں سے نہیں ہوسکتا تم تو اہل جنت میں سے ہو۔ (بخاری) [18]

دلی محبت کے ساتھ تربیت

نبی کریمؐ کا تربیت کرنے کا بڑا گُر یہ تھا کہ آپؐ نے دنیا کے دل محبت اور احسان کے ساتھ جیتے۔

حضرت طلحہؓ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں اہل نجد سے ایک شخص آیا جس

کے سر کے بال پراگندہ سے تھے۔اس نے دور سے ہی بولنا شروع کر دیا۔اسکی آواز کی گونج سنائی دے رہی تھی مگر گفتگو سمجھ نہیں آ رہی تھی یہاں تک کہ وہ قریب آیا اور اسلام کے بارہ میں آنحضورؐ سے سوال کرنے لگا۔حضورؐ نے کمال تحمل اور نرمی سے جواب دیئے اور اسے بتایا کہ ایک دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔اس نے پوچھا کیا اسکے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں سوائے اسکے کہ تو از خود بطور نفل کچھ عبادت کرنا چاہے۔ پھر حضورؐ نے اُسکے دوسرے سوال پر بتایا کہ رمضان کے روزے اس پر فرض ہیں تو وہ پوچھنے لگا کیا میرے ذمہ اسکے علاوہ بھی کچھ روزے ہیں۔آپؐ نے فرمایا نہیں سوائے نفلی روزوں کے جو تم خود خوشی سے رکھنا چاہو۔پھر اس کے سوال پر حضورؐ نے زکوٰۃ کی فرضیت بیان کی تو اس نے وہی سوال دہرایا کہ کیا فرض زکوٰۃ کے علاوہ بھی میرے ذمہ کچھ ہے۔آپ نے فرمایا نہیں سوائے اس کے کہ تم از خود خوشی سے کوئی صدقہ دینا چاہو۔اس پر وہ شخص چلا گیا اور یہ کہتا جا رہا تھا خدا کی قسم! میں نہ تو اس سے کچھ زیادہ کروں گا اور نہ کم۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اس نے سچ کہا ہے تو یہ کامیاب ہو گیا۔(بخاری) 19

معاویہ بن حکمؓ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ مجھے نبی کریمؐ کے ساتھ نماز ادا کرنے کا موقع ملا۔اس دوران ایک آدمی کو چھینک آ گئی۔ میں نے نماز میں ہی کہہ دیا اللہ آپ پر رحم کرے۔لوگ کنکھیوں سے مجھے دیکھنے لگے اور تعجب سے اپنی رانوں پر ہاتھ مارنے لگے۔ میں نے محسوس کیا کہ مجھے خاموش کرانے کیلئے ایسا کر

رہے ہیں۔ میں خاموش ہوگیا،نماز کے بعد نبی کریم علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ میرے ماں باپ آپؐ پرقربان ہوں میں نے آپؐ سے بہتر تعلیم دینے والا کوئی انسان نہیں دیکھا۔آپ نے مجھے مارا نہ برا بھلا کہا صرف اتنا فرمایا۔نماز کے دوران کوئی اور بات کرنا جائز نہیں ہے۔نماز تو ذکر الٰہی ،اللہ تعالیٰ کی تعریف اور بڑائی کے اظہار پر مشتمل ہوتی ہے۔(مسلم) 20

ایک دفعہ ایک اعرابی آیا۔اس نے اپنی سواری کا اونٹ صحن مسجد کے ایک حصّے میں بٹھایا۔پھر وہیں پیشاب کرنے بیٹھ گیا۔صحابہ نے اُسے ڈانٹا ''ٹھہرو ٹھہرو''۔نبی کریمؐ نے صحابہ کومنع کرتے ہوئے فرمایا''اس بےچارے کا پیشاب تو نہ روکو،اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔'' جب وہ شخص پیشاب کر کے فارغ ہوا تو رسول کریمؐ نے اسے بلا کر سمجھایا کہ مساجد میں پیشاب کرنا اور گندگی ڈالنا مناسب نہیں یہ تو اللہ کے ذکر،نماز اور قرآن کی تلاوت کے لئے ہیں۔پھر آپؐ نے ایک شخص کوحکم دیا کہ اسکے پیشاب پر پانی بہادے۔نیز صحابہ کونصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تم آسانی کیلئے پیدا کئے گئے ہو نہ کہ تنگی کے لئے۔(بخاری) 21

ایک دفعہ رسول اللہؐ صحابہ کے ساتھ نماز کیلئے کھڑے ہوئے۔ایک اعرابی نماز میں دعا کرتے ہوئے کہنے لگا۔اے اللہ! مجھ پر اور محمدؐ پر رحم کرنا اور ہمارے ساتھ اور کسی اور پر رحم نہ کرنا۔نماز کے بعد رسول کریمؐ نے اعرابی کو سمجھایا کہ دعا تو ایک بہت وسیع چیز ہے۔تم نے اس کے آگے منڈیر کھڑی کردی ہے۔ یعنی اللہ کی رحمت کے آگے بند باندھنا ہرگز مناسب نہیں۔(بخاری) 22

اجتماعی تربیت کا مرکزی نظام

رسول کریم علیہ وسلم نے قرآنی ارشاد کے تابع یہ نظام تربیت بھی جاری فرما رکھا تھا کہ مختلف علاقوں سے لوگ مرکز میں آکراور آپ کی صحبت میں رہ کر دین کا گہرا فہم حاصل کریں اور واپس جا کر اپنی قوم کی تربیت کریں۔ چنانچہ اصحاب صفّہ کا ایک گروہ ہمیشہ مسجد نبوی کے قرب میں رسول اللہؐ کے زیر تعلیم و تربیت رہتا تھا جن کے قیام و طعام کا مناسب بندوبست بھی آپ فرماتے تھے۔ (سورۃ التوبہ:122)

حضرت مالک بن حویرثؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ بہت رحیم و کریم اور نرم خو تھے۔ ہم نے آپ کی صحبت میں بیس دن قیام کیا۔ اس دوران آپؐ نے محسوس کیا کہ ہم اپنے گھر والوں کے لئے اداس ہوگئے ہیں۔ آپؐ ہم سے ہمارے اہل خاندان کے بارے میں تفصیل پوچھنے لگے۔ ہم نے ان کے بارے میں بتایا۔ مالکؓ کہتے ہیں حضورؐ بہت نرم دل اور پیار کرنے والے تھے۔ آپ نے ہمیں اپنے گھروں میں واپس بھجواتے ہوئے فرمایا ان کو جا کر بھی یہ باتیں سکھاؤ اور جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اس طرح نماز پڑھنا۔ نماز سے پہلے تم میں سے کوئی اذان کہہ دے اور جو بڑا ہو وہ امامت کروادے۔ (بخاری)23

دوران نصیحت مخاطب کو قائل کرنا

نبی کریم علیہ وسلم تربیتی نصائح میں دلیل سے قائل کرنے کو ترجیح دیتے تھے اور زیر تربیت لوگوں کے لئے دعا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک نوجوان نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے زنا کی اجازت دیجئے۔ لوگوں نے اسے لعنت ملامت کی کہ کیسی نامناسب بات کردی اور اسے ایسا سوال کرنے سے روکنے لگے۔ نبی کریمؐ سمجھ گئے کہ اس نوجوان نے گناہ کا ارتکاب کرنے کی بجائے جو اجازت مانگی ہے تو اس میں سعادت کا کوئی شائبہ ضرور باقی ہے۔ آپؐ نے کمال شفقت سے اسے اپنے پاس بلایا اور فرمایا پہلے یہ بتاؤ کہ کیا تمہیں اپنی ماں کے لئے زنا پسند ہے؟ اس نے کہا نہیں خدا کی قسم ہرگز نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اسی طرح باقی لوگ بھی اپنی ماؤں کے لئے زنا پسند نہیں کرتے۔ آپؐ نے دوسرا سوال یہ فرمایا کہ کیا تم اپنی بیٹی کے لئے بدکاری پسند کرو گے؟ اس نے کہا خدا کی قسم ہرگز نہیں۔ آپؐ نے فرمایا لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے لئے یہ پسند نہیں کرتے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا تم بہن سے بدکاری پسند کرتے ہو؟ اس نے پھر اسی شدت سے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا لوگ بھی اپنی بہنوں کے لئے یہ پسند نہیں کرتے۔ پھر آپؐ نے بدکاری کی شناعت خوب کھولنے کیلئے فرمایا کہ تم پھوپھی اور خالہ سے زنا پسند کرو گے؟ اس نے کہا خدا کی قسم ہرگز نہیں۔ آپ نے فرمایا لوگ بھی اپنی پھوپھیوں اور خالاؤں کے لئے بدکاری پسند نہیں کرتے۔ مقصود یہ تھا کہ جو بات تمہیں اپنے عزیز ترین رشتوں میں گوارا نہیں۔ وہ دوسرے لوگ کیسے گوارا کریں گے اور کوئی اس کی اجازت کیسے دے سکتا ہے؟ پھر نبی کریمؐ نے اس نوجوان پر دست شفقت رکھ کر

دعا کی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَہ‘ وَطَھِّرْ قَلْبَہ‘ وَ حَصِّنْ فَرْجَہ‘ اے اللہ اس نوجوان کی غلطی معاف کر۔ اس کے دل کو پاک کر دے۔ اسے باعصمت بنا دے۔ اس نوجوان پر آپؐ کی اس عمدہ نصیحت کے ساتھ دعا کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ اس نے بدکاری کا خیال ہی دل سے نکال دیا اور پھر کبھی اس طرف اُس کا دھیان نہیں گیا۔ (احمد)[24]

سبحان اللہ! کیسا پیار کرنے والا مربی اعظم انسانیت کو عطا ہوا تھا۔

ایک بدّو نے آ کر اپنی ضرورت سے متعلق سوال کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب حال جو میسرّ تھا عطا کر دیا۔ وہ اس پر سخت چیں بجبیں ہوا اور رسول کریمؐ کی شان میں بھی بے ادبی کے کچھ کلمات کہہ گیا۔ صحابہ کرام نے سرزنش کرنا چاہی مگر رسول اللہؐ نے منع فرما دیا۔ آپ اُس بدّو کو اپنے ساتھ گھر لے گئے۔ اُسے کھانا کھلایا اور مزید انعام واکرام سے نوازا۔ پھر پوچھا کہ اب راضی ہو؟ وہ خوش ہو کر بولا میں کیا میرے قبیلے والے بھی آپ سے راضی اور خوش ہیں۔ رسول کریمؐ نے اُسے فرمایا کہ میرے صحابہ کے سامنے بھی جا کر یہ اظہار کر دینا کیونکہ تم نے انکے سامنے سخت کلامی کر کے ان کی دلآزادی کی تھی۔ چنانچہ اُس نے صحابہ کے سامنے بھی اپنی خوشی کا اظہار کر دیا۔ تو نبی کریمؐ نے صحابہ سے مخاطب کر کے فرمایا میری اور اس بدو کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کی ایک اونٹنی ہو وہ بدک کر بھاگ کھڑی ہو۔ لوگ پیچھے پکڑنے کو دوڑیں مگر وہ کسی کے قابو نہ

آئے۔ اتنے میں اونٹنی کا مالک آجائے اور کہے میری اونٹنی کو چھوڑ دو۔ میں تم سب سے زیادہ اس سے نرمی کا سلوک کرنیوالا ہوں۔ پھر وہ اپنی اونٹنی کی طرف متوجہ ہوکر کچھ گھاس لے کر اسے پچکارے تو وہ اس کی طرف چلی آئے اور اس کے پاس آکر بیٹھ جائے اور وہ اس پر اپنا پالان کس کے اسے قابو کرلے۔

جب اس بدو نے کچھ سخت بات کی تھی اس وقت میں تمہیں اس پر سختی کرنے دیتا تو یہ ہلاک ہوجاتا۔ (ھیثمی)[25]

پاکیزہ علمی مجالس

نبی کریمؐ کی یہ پاکیزہ صحبت اور بابرکت مجالس تربیت کا بہترین موقع ہوتی تھیں۔ اس لئے قرآن شریف میں صادقوں اور راستبازوں کی صحبت اختیار کرنے کا حکم ہے۔ (سورۃ التوبہ:119) قرآن شریف میں دوسری جگہ نبی کی صحبت کو روحانی لحاظ سے زندگی بخش قرار دیا گیا ہے۔ (الانفال:25)

ایسی پاکیزہ مجالس میں شرکت سے دل میں نرمی پیدا ہوتی اور نصیحت کا اثر ہونے لگتا ہے۔ لیکن ان مجالس سے پہلو تہی سے دل سخت ہوجاتا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ نماز جمعہ اور خطبہ سے ایک ناغہ کرنے سے دل پر ایک نقطہ لگتا ہے پھر مسلسل ایسا کرنے سے دل سیاہ ہوجاتا ہے اور نصیحت قبول کرنے کا مادہ کم ہوجاتا ہے۔ (ابن ماجہ)[26]

اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی نیک مجالس میں شرکت کی

تحریک فرماتے تھے۔ایک دفعہ فرمایا کہ ایک مجلس میں تین آدمی آئے۔ان میں سے ایک تو مجلس میں آگے خالی جگہ دیکھ کر توجہ سے بات سننے کے لئے آگے بڑھا دوسرے کو جہاں جگہ ملی پیچھے ہی بیٹھ گیا اور تیسرا پیٹھ پھیر کر واپس چلا گیا۔

نبی کریمؐ نے ان لوگوں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے رویّے کے مطابق خدا نے اُن سے سلوک کیا۔جو آگے بڑھا اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی پناہ میں لے لیا۔دوسرا جو حیا کرتے ہوئے پیچھے ہی بیٹھ گیا۔اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے حیاء و مغفرت کا معاملہ کیا۔جو منہ پھیر کر چلا گیا اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔(بخاری)[27]

عمدہ مثالوں سے نصیحت

اپنی مجالس میں نبی کریمؐ کا سادہ مثالوں اور کہانیوں کے ذریعہ نصیحت کرنے اور بات ذہن نشین کرانے کا ملکہ بہت اعلیٰ درجہ کا تھا۔مثلاً اصلاح معاشرہ کے حوالے سے نیکی کی تحریک کرنے اور برائی سے نہ روکنے کی مثال یوں دی کہ کچھ لوگ کشتی میں سفر کر رہے ہوں۔ان میں سے ایک آدمی کشتی میں سوراخ کرنے لگے اور دوسرے اسے نہ روکیں تو بالآخر کشتی ڈوب کر رہے گی اور سب ہلاک ہوں گے۔(بخاری)[28]

یہی حال اس معاشرہ کا ہوتا ہے جہاں بدی سے روکنے اور نیکی کی تحریک کا اہتمام نہیں ہوتا۔اس طرح آپ نے پنجوقتہ نمازوں کی مثال ایک نہر سے دی جس

میں پانچ وقت انسان نہائے تو جسم پر میل باقی نہیں رہتی۔ فرمایا یہی حال نماز کا ہے جس سے انسان کی بخشش و مغفرت کے سامان ہوتے رہتے ہیں۔ (بخاری) 29

نبی کریمؐ نے انسان کی ہمدردی و خدمت کے حوالہ سے مومن کامل کی مثال کھجور کے درخت سے دی اور ایسے دلچسپ انداز میں پیش فرمائی کہ مجلس کے ہر شخص کے ذہن میں بیٹھ گئی۔ پہلے تو پوچھا کہ درختوں میں سے وہ درخت کون سا ہے جس کی کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی بلکہ ہر چیز کارآمد ہے۔ صحابہ نے جنگل کے سارے درختوں کے نام گنوا دئے مگر یہ پہیلی بوجھ نہ سکے۔ حضور نے فرمایا یہ کھجور کا درخت ہے۔ جس کی مثال مومن کے وجود سے دی جاسکتی ہے۔ (بخاری) 30

یعنی جس طرح کھجور کا درخت تن تنہا میدان یا صحراء میں کھڑا آندھیوں طوفانوں کے تھپیڑے برداشت کرتا ہے۔ اس کا پودا کچھ تقاضا نہیں کرتا مگر دھوپ میں سایہ دیتا ہے، پھل بھی دیتا ہے، اس کے پتے بھی کام آتے ہیں اور تنا بھی۔ اسی طرح مومن کا وجود بھی نافع الناس ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بابرکت مجالس اور صحبت بھی تربیت کا بہترین ذریعہ تھے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک کو چھینک آئی حضورؐ نے اس کو **یَرْحَمُکَ اللّٰہ** کہہ کر دعا دی۔ دوسرے کو چھینک آئی تو آپ نے اُسے دعا نہیں دی۔ اس نے کہا کہ فلاں کو چھینک آئی تو آپ نے اُسے یہ دعا دی کہ اللہ تجھ پر رحم کرے اور مجھے چھینک آئی تو آپ نے مجھے یہ دعا نہیں دی۔ آپ نے فرمایا اس نے الحمدللہ کہا تھا

تو میں نے جواباً یرحمک اللہ کہا اور تم نے الحمد للہ نہیں کہا اسلئے میں نے بھی جواب نہیں دیا۔ (مسلم) 31

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مربی تو اللہ تعالیٰ تھا۔قرآنی تعلیم کے ساتھ ساتھ رؤیا وکشوف اور وحی کے ذریعہ آداب تربیت کی تعلیم کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ نبی کریمؐ نے ذکرفرمایا کہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ مسواک کررہاہوں۔ میرے پاس دو آدمی آئے ایک بڑا تھا، دوسرا چھوٹا۔ میں ان میں سے چھوٹے کو مسواک دینے لگا تو مجھے کہا گیا کہ بڑے کا خیال کریں۔ چنانچہ میں نے بڑے کو مسواک دی۔ (بخاری) 32

چنانچہ آپؐ ہمیشہ بڑوں کے احترام کی تلقین فرماتے تھے۔

کھانے پینے کے آداب

رسول کریمؐ کی خدمت میں ایک دفعہ پانی پیش کیا گیا۔آپؐ نے پانی پیا۔ دائیں جانب ایک بچہ تھا اور بائیں طرف بزرگ۔آپؐ نے اس بچے سے کہا کہ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں پانی پہلے بزرگ کو دے دوں وہ بچہ کہنے لگا نہیں خدا کی قسم میں آپ کے تبرک پر کسی اور کو ترجیح نہیں دونگا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی پہلے اس بچے کے ہاتھ میں تھما دیا۔ (مسلم) 33

ایک اور موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بعض صحابہ کے ساتھ کھانا تناول فرمارہے تھے۔ایک بدو آیا اور دو لقموں میں ہی سارا کھانا چٹ کر گیا۔ رسول اللہؐ

فرمانے لگے اگر وہ بسم اللہ کہتا تو تم سب کیلئے یہ کھانا کافی ہوتا۔ پس کھانے سے پہلے اور آخر میں اللہ کا نام ضرور لیا کرو۔ (ابن ماجہ [34]

گھر میں داخل ہونے کا ادب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تربیت کی خاطر بعض چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی خیال رکھتے تھے۔ چنانچہ حضورؐ نے اپنے صحابہؓ کو کسی کے گھر جانے کیلئے اجازت لینے کا طریقہ بھی سمجھایا۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپؐ نے فرمایا کون ہے؟ میں نے کہا میں۔ آپؐ نے فرمایا ''میں'' کیا مطلب ہوا یعنی حضورؐ نے اسکو ناپسند کیا اور یہ چاہا کہ نام لیا جائے۔ چنانچہ پھر بعد میں صحابہ نام لے کر اجازت لیا کرتے تھے۔ (بخاری) [35]

نماز پڑھنے کا طریق

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خوبصورت نماز کا نمونہ دے کر بھی اپنے اصحاب کو نماز کا سلیقہ سکھاتے اور ان کی نمازوں کا جائزہ لے کر بھی انہیں مناسب توجہ دلاتے۔

ایک دفعہ حضورؐ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے آکر نماز پڑھی رکوع و سجود مکمل نہیں کئے پھر رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپؐ

نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ جاؤ پھر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس نے جا کر پھر نماز پڑھی اور دوبارہ واپس آ کر آنحضور ؐ کو سلام عرض کیا۔ آپؐ نے پھر اسے فرمایا کہ تم جاؤ اور نماز پڑھو۔ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس طرح تین دفعہ ہوا۔ تب اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو اس سے بہتر نماز نہیں پڑھ سکتا آپ ہی مجھے سکھا دیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تکبیر کہہ کے نماز کے لئے کھڑے ہو جتنا قرآن سہولت سے پڑھ سکتے ہو پڑھو، پھر اطمینان سے رکوع کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان سے سجدہ کرو۔ اس طرح ساری نماز سکون سے پڑھو۔ (بخاری) 36

ایک دفعہ ایک شخص نے آنحضرتؐ کو کھانے پر بلایا اور درخواست کی کہ آپؐ چار مہمان ساتھ لے آئیں۔ ایک اور شخص بھی آپؐ کے ساتھ ہو لیا۔ میزبان کے دروازے پر پہنچے تو آپ نے فرمایا یہ پانچواں آدمی بھی ہمارے ساتھ آ گیا ہے۔ اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور چاہو تو یہ واپس چلا جاتا ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہؐ میں اسے اجازت دیتا ہوں۔ (مسلم) 37

کھانے کے آداب کی تعلیم

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم آنحضرتؐ کے ساتھ کھانے کے لئے اکٹھے تھے۔ ہمارا دستور یہ تھا کہ جب تک آنحضرتؐ کھانا شروع نہ کریں، ہم کھانے میں ہاتھ نہیں ڈالتے تھے۔ ایک دفعہ جب ہم کھانے

کے لئے اکٹھے تھے تو ایک لونڈی آئی۔ اور وہ بڑی تیزی سے آ کر کھانے میں ہاتھ ڈالنے لگی۔ حضورؐ نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک بدو آیا۔ وہ بھی کھانے میں ہاتھ ڈالنے لگا۔ رسول کریمؐ نے اسکا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ آپ نے فرمایا کہ شیطان کھانے کو حلال کر لیتا ہے اگر اس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ یہ عورت شیطان کے لئے کھانے کو حلال کرنے آئی تو میں نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔ اسی طرح یہ بدو بھی بسم اللہ پڑھے بغیر شیطان کے لئے کھانا حلال کرنا چاہتا تھا۔ میں نے اسکا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اب ان دونوں کے ہاتھ میرے ہاتھ کے ساتھ کھانے میں اکٹھے جائیں گے۔ یعنی ہم اکٹھے کھانا شروع کریں گے اور اس میں شریک ہونگے۔ پھر آپؐ نے اللہ کا نام لے کر کھانا شروع فرمایا۔ (مسلم) 38

بعض دفعہ نیکی کے رستہ سے شیطان حملہ آور ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پر بھی گہری نظر ہوتی تھی اور موقع محل کے مطابق نیکی کی تحریک و تلقین فرماتے تھے۔ اگر کسی نے بوڑھے والدین کی خدمت چھوڑ کر جہاد پر جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے روک دیا اور فرمایا ماں باپ کی خدمت ہی تمہارا جہاد ہے۔ جہاں نماز میں کمزوری دیکھی وہاں سمجھایا کہ افضل عمل وقت پر نماز کی ادائیگی ہے۔

جہاں نیکی میں ریاء یا تکلف کا شائبہ بھی محسوس کرتے اس سے منع

فرما دیتے۔ ایک بدوی مدینے آیا۔ (بدوی عام طور پر شہروں میں ٹھہرا نہیں کرتے بلکہ سوائے ضرورت کے شہروں میں داخل ہی نہیں ہوتے) اس بدوی نے فتح مکہ کے پہلے زمانہ میں ہی سن رکھا ہوگا کہ رسول اللہؐ ہجرت پر بیعت لیتے ہیں۔ اس نے ہجرت پر بیعت کرنے کے بارہ میں آنحضورؐ سے درخواست کی کہ میں مدینہ ٹھہروں گا۔ حضورؐ نے اُس پر شفقت کرتے ہوئے فرمایا۔ تیرا بھلا ہو ہجرت بڑا کٹھن کام ہے۔ (آپؐ بھانپ گئے کہ یہ شخص اپنی بدویانہ طبع کے باعث ہجرت پر قائم نہ رہ سکے گا۔) پھر آپؐ نے فرمایا یہ بتاؤ کیا تمہارے اونٹ ہیں جن کی زکوٰۃ تم ادا کرسکو اس نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا پھر بے شک پہاڑوں کے پیچھے رہ کر بھی کام کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں کچھ بھی کم نہیں کرے گا۔ (بخاری) 39

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ خواہ کسی عزیز ترین شخص کی شکایت آپؐ کو پہنچتی آپؐ نصیحت کے لئے کمر بستہ ہوجاتے تھے مگر اس کے لئے ہمیشہ مناسب موقع محل اور ماحول کا لحاظ رکھتے تھے۔ حرمت شراب سے پہلے کا واقعہ ہے ایک دفعہ شراب کے نشہ میں بعض لوگ حضرت علیؓ کی ایک اونٹنی کو نقصان پہنچا بیٹھے۔ ان میں آپؐ کے عزیز چچا حضرت حمزہؓ بھی تھے۔ نبی کریمؐ کو اسکی خبر ہوئی تو فوراً موقع پر پہنچے۔ مگر جب دیکھا کہ ابھی انکا نشہ اترا نہیں تو آپؐ نے اس موقع پر نصیحت کرنی مناسب نہیں سمجھی اور فوراً الٹے پاؤں واپس تشریف لے آئے۔ (بخاری) 40

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں پڑاؤ پر ایک جگہ ہجوم دیکھا جس میں ایک شخص پر سایہ کیا جارہا تھا۔آپؐ نے استفسار فرمایا کیا بات ہے؟ بتایا گیا کہ روزے دار ہیں۔آپؐ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔(بخاری) 41

حجۃ الوداع میں عرفات سے منٰی آتے ہوئے بعض لوگ اپنی سواریاں بھگارہے تھے۔نبی کریمؐ نے فرمایا لوگو اطمینان سے آؤ۔سواریوں کو تیز بھگا کرلانا نیکی نہیں اس لئے درمیانی رفتار پر چلو۔(بخاری) 42

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریمؐ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے۔میں حضور کا خیمہ تیار کرتی تھی۔حضرت حفصہؓ نے بھی مجھ سے پوچھ کر اپنا خیمہ لگالیا۔ان کی دیکھا دیکھی ام المؤمنین حضرت زینبؓ بنت جحش نے خیمہ لگوالیا۔صبح رسول اللہؐ نے کئی خیمے دیکھے تو پوچھا کہ کس کے خیمے ہیں۔آپؐ کو بتایا گیا کہ ازواج کے ہیں تو آپ ان سے ناراض ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ یہ (ریس کرنے کو) نیکی سمجھتے ہو۔پھر اس سال آپؐ نے اعتکاف رمضان نہیں فرمایا بلکہ شوال کے دس دن اعتکاف فرماتے رہے۔(بخاری) 43

اور یہ تربیتی سبق دیا کہ ہمیشہ رضائے الٰہی مدنظر رکھنی چاہئے اور نیکی میں حسد نہیں رشک کا جذبہ پروان چڑھنا چاہئے۔

رسول کریمؐ دین میں سختی اور تشدّد بھی پسند نہ فرماتے۔بہادر تا کہ لوگ

دین سے دور ہو۔ فرماتے تھے کہ ہمیشہ آسانی پیدا کرو۔ مشکل پیدا نہ کرو۔

ابو مسعود انصاریؓ کہتے ہیں ایک دفعہ ایک شخص نے شکایت کی کہ میں اپنے محلے کی مسجد میں باجماعت نماز اس لئے ادا نہیں کرتا کہ ہمارا امام بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی نصیحت کے وقت رسول اللہؐ کو اس قدر غصے میں نہیں دیکھا جتنا غصہ اس بات پر آپؐ کو آیا۔ آپؐ فرمانے لگے لوگو! تم دین سے نفرت دلاتے ہو جو شخص بھی نماز میں امام ہو وہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ نماز میں بیمار، کمزور اور کام والے بھی ہوتے ہیں۔ (بخاری)[44]

آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ خوشی اور بشارت کی باتیں بتایا کرو۔ نفرت پیدا کرنے والی باتیں نہ کیا کرو۔ اس حکمت کے تحت آپ وعظ و نصیحت میں ناغہ کرنا پسند کرتے تھے تا کہ لوگ اکتا نہ جائیں۔ (بخاری)[45]

تربیت کے لئے آغاز میں ہر چھوٹی سی نیکی سے شروع کر کے اور انگلی سے پکڑ کر چلانا پڑتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ وہ نیکی پسند فرماتے تھے جو عارضی نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی جائے۔ فرماتے تھے کہ بہترین عمل وہ ہے جس پر دوام اختیار کیا جائے خواہ وہ چھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔

ایک عورت کے بارہ میں پتہ چلا کہ بہت زیادہ نمازیں پڑھتی ہے۔ اسے نصیحت فرمائی کہ اتنی عبادت کرو جتنی طاقت ہے کیونکہ اللہ تو نہیں اکتاتا۔ لیکن

بندہ تھک کرنیکی چھوڑ بیٹھتا ہے۔(بخاری)[46]

بعض نوجوانوں کے ہمیشہ عبادت کرنے اور روزے رکھنے اور ترک دنیا کے ارادے سے تو منع فرمادیا۔انہوں نے عرض کیا ہم آپ کی طرح نہیں ہیں اللہ نے تو آپؐ کو بخش دیا ہے۔حضور ناراض ہوئے اور فرمایا میں تم میں سے سب سے بڑھ کر اللہ کا تقویٰ رکھتا ہوں۔ میری سنت پر چلو۔ میں سوتا بھی ہوں،روزے سے ناغہ بھی کرتا ہوں اور شادی بھی کی ہے۔(بخاری)[47]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے مزاج کو سمجھتے تھے اور دراصل محبت کے ذریعہ ان کی تربیت فرماتے تھے۔ بسا اوقات زبانی نصیحت کی بجائے محض آپ کا کوئی اشارہ یا اظہار ناپسندیدگی بہترین اور مؤثر نصیحت ہوتا تھا۔

رسول اللہؐ کی مجلس میں ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت ابوبکرؓ سے تکرار شروع کردی اور آپ کو برا بھلا کہنے لگا۔حضرت ابوبکرؓ پہلے تو خاموشی اور صبر سے سنتے رہے مگر جب اس نے تیسری مرتبہ زیادتی کی تو آخر تنگ آکر آپ نے اسے جواب دیا۔رسول کریمؐ مجلس سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپؐ کو مجھ سے ناراض ہوکر جارہے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا جب تک تم خاموش تھے تو ایک فرشتہ آسمان سے آکر تمہاری طرف سے اس شخص کو جواب دے رہا تھا۔جب آپ خود بدلہ لینے پر اتر آئے تو وہ فرشتہ چلا گیا اور شیطان آگیا۔اب میں ایسی مجلس میں کیسے بیٹھ سکتا ہوں۔(ابوداؤد)[48]

برمحل اظہار ناراضگی

کسی بات پر برمحل ناپسندیدگی کا اظہار نبی کریمؐ کے چہرے سے عیاں ہو جاتا تھا۔ ایک دفعہ نجران سے ایک شخص آیا اس نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ رسول اللہؐ نے اس کی طرف کوئی توجہ فرمائی نہ اس سے کوئی بات چیت کی۔ اس نے گھر جا کر اپنی بیوی سے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ بیوی نے کہا یقیناً تمہاری اس بڑائی کے اظہار کے باعث حضورؐ نے توجہ نہیں فرمائی۔ اس لئے اب دوبارہ آنحضورؐ کی خدمت میں ادب سے حاضری دو۔ اس نے اپنی سونے کی انگوٹھی اور قیمتی چغہ اتار کر دوبارہ جا کر ملاقات کی اجازت طلب کی۔ حضورؐ نے خوشی سے اجازت عطا فرمائی اور اس کے سلام کا جواب دیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں پہلے حاضر ہوا تھا تو آپ نے التفات نہیں فرمایا۔

حضورؐ نے فرمایا پہلے جب تم آئے تو تمہارے ہاتھ میں سونے کا انگارہ تھا۔ وہ شخص جو نجران سے اس قسم کے سونے کے زیورات لیکر آیا تھا کہنے لگا حضورؐ پھر تو میں بہت سارے انگارے ساتھ لایا ہوں۔

آنحضورؐ نے کس غنا سے فرمایا کہ بے شک یہ دنیوی مقام اور فائدے کا سامان ضرور ہے۔ مگر ہمارے نزدیک اسکی حیثیت ایک پتھر سے زیادہ کچھ نہیں۔ تب اس صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اپنے صحابہ کی موجودگی میں میرے ساتھ بے رخی برتی۔ اب آپ صحابہ کے سامنے میری معذرت قبول کر

کے معافی کا اعلان بھی فرمادیں تاکہ انکو یہ خیال نہ رہے کہ آپ مجھ سے ناراض ہیں۔ اس پر حضورؐ وہیں کھڑے ہوگئے اور اس شخص کی معذرت قبول کرنے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا بے رخی کا رویّہ اس شخص کی سونے کی انگوٹھی پہننے کی وجہ سے تھا۔(اس کی اصلاح کے بعد مجھے اس سے اب کوئی ناراضگی نہیں رہی)۔(احمد)[49]

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ یہودی ایام مخصوصہ میں عورتوں سے معاشرت نہیں کرتے تھے۔ جب آیت فَاعْتَزِلُوْا النِّسَاءَ فِی الْمَحِیْضِ (سورۃ البقرہ :223) کا حکم اترا یعنی ایام حیض میں عورتوں سے الگ رہو تو نبی کریمؐ نے اس کی وضاحت فرمائی۔فرمایا کہ سوائے میاں بیوی کے تعلقات کے باقی ہر طرح سے میل جول جائز ہے۔اس پر یہودی کہنے لگے یہ شخص ہر بات میں ہماری مخالفت کرتا ہے۔ عباد بن بشرؓ اور اُسید حضیرؓ نے آکر ذکر کیا یا رسول اللہؐ! یہودی اس طرح کہتے ہیں کیا ہم ایام مخصوصہ میں بھی میاں بیوی کے تعلقات استوار کرلیں۔حضورؐ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوگیا اور ہم نے خیال کیا کہ حضورؐ ان سے ناراض ہوگئے ہیں۔ وہ حضورؐ کے پاس سے چلے گئے۔ راستے میں انہوں نے حضورؐ کی طرف دودھ کا تحفہ جاتے ہوئے دیکھا۔حضورؐ نے یہ دودھ انہی دونوں صحابہ کیلئے بھجوادیا۔ وہ دونوں کہتے تھے تب ہمیں خوشی ہوئی کہ حضورؐ ہم سے ناراض نہیں ہیں مگر بعض بدوؤں پر اس ناراضگی کا اثر نہیں ہوتا تھا۔ تب آپ صحابہ کو

نصیحت کیلئے موقع نکال لیتے تھے۔(احمد) 50

ایک دفعہ ایک بدو آیا اس نے ایک نہایت اعلیٰ درجے کا جبہ پہنا ہوا تھا جس پر ریشم کا کام ہوا تھا۔ وہ کہنے لگا تمہارا یہ صاحب (یعنی نبی کریمؐ) ہر چرواہے کے بیٹے کو تو عزت دیتا ہے اور ہر خاندانی شہ سوار کے بہادر فرزند کو ذلیل کرتا ہے۔ نبی کریمؐ اس پر بہت ناراض ہوئے اور اس کے جبہ کو (جو اظہار بڑائی کے لئے اس نے پہن رکھا تھا) کھینچ کر فرمایا تم نے تو عقل مندوں والا لباس نہیں پہنا ہوا۔ پھر آپ مجلس میں تشریف فرما ہوئے اور نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب نوح علیہ السلام کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلا کر کہا کہ میں تمہیں ایک مختصر نصیحت کرتا ہوں۔ دو باتوں کا حکم دیتا ہوں اور دو باتوں سے روکتا ہوں۔ شرک اور تکبر سے روکتا ہوں اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی توحید کا حکم دیتا ہوں کیونکہ آسمان وزمین اور جو کچھ اس میں ہے اگر وہ ترازو کے ایک پلڑے میں اور کلمہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو اسکا پلڑا بھاری ہو۔ اور میں تمہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ کا حکم دیتا ہوں یہ ہر چیز کی دعا ہے۔ اور اسکی برکت سے ہر چیز عطا ہوتی ہے۔(احمد) 51

تنبیہ وتادیب

تربیت کی خاطر بعض دفعہ تنبیہ یا تادیب بھی ناگزیر ہو جاتی ہے۔ نبی کریمؐ کو بھی بعض مواقع پر تعزیری کاروائی کرنی پڑی مگر اس سزا میں بھی نفرت یا

غصہ نہیں بلکہ شفقت و رحمت کا رنگ غالب ہوتا تھا جس کے نتیجہ میں عظیم الشان اصلاحی تبدیلیاں رونما ہوتی تھیں۔حضرت کعب بن مالکؓ اور ان کے دو ساتھی بغیر کسی عذر کے غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔رسول اللہؐ کی واپسی پر انہوں نے اپنی اس غلطی کا اقرار کرلیا تو رسول کریمؐ نے ان تینوں سے تمام صحابہ کا بول چال بند کردیا۔کعبؓ کہتے ہیں کہ ہم بازاروں میں پھرتے تھے مگر کوئی ہم سے کلام نہ کرتا تھا۔رسول کریمؐ کی مجلس میں حاضر ہوکر آپ کو سلام کہتا تھا اور دیکھتا تھا کہ آپ کے ہونٹوں میں سلام کے جواب کے لئے جنبش ہوئی کہ نہیں۔پھر آپؐ کے قریب ہوکر نماز ادا کرتا اور چوری آنکھ سے آپؐ کو دیکھتا رہتا۔جب میں نماز پڑھ رہا ہوتا رسول کریم میری طرف دیکھتے رہتے اور جب میں آپ کی طرف توجہ کرتا تو آپ رُخ پھیر لیتے۔بعد میں ان تینوں اصحاب کا اُن کی بیویوں سے بھی مقاطعہ کردیا گیا۔پچاس دن انہوں اس حالت میں کاٹے۔پھر جب ان کی معافی ہوئی تو رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوکر سلام عرض کیا۔رسول کریمؐ کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔آپ نے فرمایا اے کعبؓ! تمہیں بشارت ہو آج تمہارے لئے ایسا دن آیا ہے کہ جب سے تم پیدا ہوئے آج تک ایسا دن تم پر طلوع نہیں ہوا۔کعبؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ خوشخبری آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے۔فرمایا اللہ کی طرف سے ہے۔

کعبؓ پر اس پُر شفقت سزا کا یہ اثر تھا کہ انہوں نے رسول اللہؐ کے پاس

سے اٹھنے سے قبل یہ عہد کیا کہ جس سچ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ فضل فرمایا ہے میں آئندہ اس کا دامن کبھی نہ چھوڑوں گا۔ اور جھوٹ سے ہمیشہ مجتنب رہوں گا۔ دوسرے میں اپنا سارا مال خدا کی راہ میں بطور صدقہ پیش کرتا ہوں۔ رسول کریمؐ نے کچھ حصہ صدقہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ (بخاری) 52

تربیتی حکمت عملی و مؤثر کاروائی

تربیتی و اخلاقی معاملات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصائح بہت گہری اور پر حکمت ہیں۔ جہاں آپ نے معاشرہ کی اہم فرد عورت کے مقام اور مرتبہ کا ذکر کر کے اسے محبت کی نظر سے دیکھا وہاں بعض ممکنہ خدشات اور فتنوں کا بھی ذکر کیا جو راہ راست سے ہٹ جانے کے نتیجہ میں معاشرہ میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا کہ مجھے اپنی امت پر جس سب سے بڑے فتنہ کا ڈر ہے وہ عورتوں کا فتنہ ہے۔

آپؐ نے ان عورتوں کو جہنم کی آگ سے ڈرایا جو لباس پہنے ہوئے بھی لباس سے عاری ہونگی اور اپنی طرف مردوں کو مائل کرنے والی اور بہت جلد انکی طرف مائل ہونگی۔ (مسلم) 53

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تربیتی لحاظ سے معاشرہ پر گہری نظر رکھتے تھے اور برائی کے آغاز سے پہلے اسے دبانے یا اس کے تدارک کی فکر فرماتے

تھے۔نوجوانوں کی تربیت پر آپ کی خاص نظر ہوتی تھی اور انہیں انفرادی طور پر دلنشیں پیرائے میں مؤثر نصیحت فرماتے تھے اور مناسب عمر میں بروقت ان کی شادی ہو جانا پسند فرماتے تھے کہ اس طرح انسان کئی قباحتوں سے بچ جاتا ہے۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں عکاّف بن بشر تمیمی آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہاری بیوی ہے۔انہوں نے نفی میں جواب دیا،فرمایا کیا کوئی لونڈی ہے عرض کیا نہیں۔آپؐ نے فرمایا اور تم صاحب دولت وثروت بھی ہو۔اس نے کہا جی حضور میں خدا کے فضل سے صاحب حیثیت ہوں۔آپ نے فرمایا تو پھر تم شیطان کے بھائی ہو اور اگر تم عیسائیوں میں ہوتے تو ان کے راھبوں میں سے ہوتے۔ ہماری سنت تو نکاح ہے۔تم میں سے بدترین لوگ وہ ہیں جو شادی نہیں کرتے اور اگر اسی حال میں ان پر موت آجائے تو بحالت موت بھی وہ بدترین ہیں۔شیطان کے لئے نیک لوگوں کے خلاف کوئی ہتھیار عورتوں سے زیادہ مؤثر نہیں۔البتہ شادی شدہ لوگ اس سے محفوظ ہیں۔یہی ہیں جو پاک اور فحش گوئی سے برَی ہیں۔اے عکاف! تیرا بھلا ہو یہ عورتیں ایوب، داؤد اور یوسف علیہ السلام اور کرسف کو مشکل میں ڈالنے والی تھیں۔

کسی نے پوچھا کہ یارسول اللہؐ! کُرسف کون تھا آپؐ نے فرمایا ایک عابد شخص تھا جو ساحل سمندر کے پاس تین سو سال تک عبادت کرتا رہا وہ دن کو

روزے رکھتا اور رات کو قیام کرتا۔ پھر اس نے خدائے عظیم و برتر کا انکار ایک عورت کے سبب سے کردیا جس کے عشق میں وہ مبتلا ہوگیا اور عبادت کو ترک کردیا۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اس کی نیکی کی وجہ سے اسے ضائع ہونے سے بچالیا اور اسے توبہ کی توفیق مل گئی۔ اے عکافؓ تم شادی کرلو ورنہ تمہاری حالت بھی شک و شبہ والی ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ آپ ہی میری شادی کردیں ۔آپ نے فرمایا اچھا میں کریمہ بنت کلثوم حمیریؓ سے تمہاری شادی تجویز کرتا ہوں۔ (احمد) [54]

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

رسول کریمؐ کوئی نامناسب بات دیکھتے تو حتّی الوسع فوراً اسے روکنے کی سعی فرماتے تھے اور جیسا کہ آپؐ کا ارشاد تھا کہ اگر برائی کو ہاتھ سے روک سکتے ہو تو روکو۔ اس کی توفیق نہ ہو تو پھر زبان سے نصیحت کرو ورنہ کم سے کم دل سے روکو یعنی اسے برا بھی سمجھو اور اس کے لئے دعا کرو۔ (ترمذی) [55]

حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہؐ کے چچا زاد حضرت فضلؓ بن عباس رسول اللہؐ کی سواری کے پیچھے بیٹھے تھے۔ خثعم قبیلہ کی ایک عورت کوئی مسئلہ دریافت کرنے آئی۔ فضل اس کی طرف اور وہ عورت فضل کی طرف دیکھنے لگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کی گردن پکڑ کر اس کے چہرے کا رخ دوسری طرف موڑ دیا۔ (بخاری) [56]

لیکن جہاں ہاتھ سے روکنا پسندیدہ نہ ہو وہاں نصیحت فرما کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہو جاتے تھے۔

وفات وغیرہ کے موقع پر نبی کریمؐ بین یا واویلا کرنے سے منع فرماتے تھے لیکن چونکہ غم کی حالت میں جذبات پر انسان بعض دفعہ بے اختیار اور مغلوب ہو جاتا ہے اسلئے اس پہلو سے شفقت کا دامن جھکا کے رکھتے تھے۔ چنانچہ آپؐ کے چچازاد بھائی حضرت جعفر طیارؓ کی غزوہ موتہ میں شہادت کے موقع پر خود رسول اللہؐ کو سخت صدمہ تھا۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ مسجد میں تشریف فرما تھے اور چہرہ سے غم کے آثار صاف عیاں تھے۔ میں دروازے کی درز سے دیکھ رہی تھی۔ ایک شخص نے آکر کہا کہ جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا انہیں منع کرو۔ وہ گیا اور تھوڑی دیر میں واپس آکر کہنے لگا کہ وہ میری بات نہیں مانتیں۔ آپ نے فرمایا دوبارہ انہیں جا کر منع کرو۔ تیسری دفعہ اس نے آکر پھر کہا کہ وہ تو ہم پر غالب آگئی ہیں یعنی کہنا نہیں مانتیں۔ آپ نے فرمایا ان کے موہنوں پر مٹی پھینکو یعنی انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے دل میں کہا اللہ تمہیں رسوا کرے رسول اللہؐ نے تمہیں جو حکم دیا ہے وہ تو تم کر نہیں کر سکے پھر رسول اللہؐ کو تکلیف دینے سے بھی باز نہیں آتے ہو۔ (بخاری) 57

ایک دفعہ آپ کے علم میں یہ بات آئی کہ بعض لوگ خواتین کو رات کی نماز باجماعت کے لئے مسجد آنے سے روکتے ہیں تو آپ نے مردوں کو نصیحت فرمائی کہ

اللہ کی لونڈیوں کو خدا کے گھروں میں آنے سے مت روکو۔(ابوداؤد)[58]

اسی طرح بعض مردوں کی یہ شکایت ملی کہ کہ وہ فَاضْرِبُوْهُنَّ (یعنی ان کو مارو) کی قرآنی رخصت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے خواتین کو ناوجاجب زدوکوب کرتے ہیں تو آپ نے مردوں کو سمجھایا اور فرمایا کہ جو لوگ بیویوں پر ہاتھ اُٹھاتے ہیں وہ اچھے لوگ نہیں ہیں۔(ابوداؤد)[59]

خانگی امور کی اصلاح

میاں بیوی کے خانگی تنازعات بھی رسول کریمؐ کے پاس آتے رہتے تھے۔رسول کریمؐ ذاتی دلچسپی لیکر خانگی تنازعات میں مؤثر رنگ میں نصیحت فرماتے اور اصلاحی کاروائی کرتے تھے۔

صفوان بن معطلؓ کی بیوی نبی کریمؐ کے پاس آئی اور کہنے گی کہ میں روزہ رکھتی ہوں تو صفوانؓ مجھے اس سے منع کرتا ہے۔نماز پڑھتی ہوں تو مارتا ہے اور خود فجر کی نماز سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھتا ہے۔حضورؐ نے اُسے بلوا کر پوچھا تو اُس نے کہا کہ روزے رکھنے سے منع کرنے کی بات تو درست ہے۔میں نوجوان آدمی ہوں اور یہ روزہ رکھ کے بیٹھ جاتی ہے۔(جس میں ازدواجی تعلقات ممنوع ہوتے ہیں) باقی رہی مارنے کی شکایت تو مطلق نماز پڑھنے کی وجہ سے میں اسے نہیں مارتا بلکہ اصل وجہ اور ہے نماز کی ہر رکعت میں دو دو سورتیں پڑھ کر اسے لمبا

کر دیتی ہے۔ رہی سورج نکلنے کے بعد فجر کی نماز پڑھنے کی بات تو میں سر درد کا دائمی مریض ہوں اور یہ ہماری خاندانی بیماری ہے۔ نبی کریمؐ نے فریقین کی بات سن کر یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے اور جہاں تک ہر دو رکعت میں دو سورتیں پڑھنے کا تعلق ہے تو ایک سورت پڑھنے سے بھی نماز ہو جاتی ہے، بوجہ بیماری نماز تاخیر سے پڑھنے کے بارہ میں صفوانؓ سے فرمایا کہ جب تمہاری آنکھ کھلے نماز ضرور پڑھ لیا کرو۔ (احمد) 60

ایک دفعہ حضرت علیؓ حضرت فاطمۃ الزہراءؓ سے ناراض ہو گئے اور جا کر مسجد میں زمین پر لیٹ رہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ کے پیچھے مسجد آئے تو دیکھا کہ دیوار کے ساتھ لیٹے ہیں اور پشت پر مٹی لگی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال شفقت سے ان کی پشت سے مٹی جھاڑی اور اسی مناسبت سے ابو تراب کہہ کر انہیں پکارا جس کے معنے ہیں ''مٹی کا باپ'' اور فرمایا اٹھو۔ گھر چلو یوں محبت سے ان کی ناراضگی دور کروانے کے سامان کئے۔ (بخاری) 61

خوشی غمی کے مواقع پر تربیتی ہدایات

شادی بیاہ یا موت فوت کے مواقع بھی جذباتی اظہار کے مواقع ہوتے ہیں اور خدشہ ہوتا ہے کہ ایسے مواقع پر بدرسوم رواج پا جائیں۔ نبی کریمؐ اس بات

کا خاص خیال رکھتے تھے۔شادیوں میں اسراف نہ کرنے اور سادگی اختیار کرنے کے لئے آپ نے اپنی بیٹی فاطمہ کی شادی پر بھی نمونہ دیا اور اپنی متعدد شادیوں کے موقع پر حسب حالات وموقع نہایت سادگی سے ولیمہ کی تقاریب ہوئیں۔ حضرت صفیہؓ کا ولیمہ سفر خیبر سے واپسی پر ہوا جو کھجور اور پنیر پر مشتمل تھا۔حضرت زینبؓ کا مثالی ولیمہ لوگوں نے یادرکھا اس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت روٹی کھلائی تھی۔(بخاری کتاب النکاح) موت فوت اور غم کے مواقع پر بھی حضورؐ نے صبر کا اعلیٰ نمونہ پیش فرمایا۔ بالخصوص اپنے بیٹے صاحبزادہ ابراہیمؑ کی وفات، اپنے چچا حمزہؓ اور چچازاد بھائی حضرت جعفرؓ کی شہادت پر صبر کے بے نظیر نمونے پیش فرمائے۔عورتوں کو بھی صدمہ کے موقع پر صبر کی نصیحت فرماتے تھے۔

خواتین کی تربیت کے لئے ان کے مطالبہ پر ہفتہ میں ایک دن ان کے لئے مقرر تھا۔(بخاری) 62

عیدین پر تمام خواتین کی حاضری ضروری قرار دی۔اور فرمایا جن عورتوں نے بوجہ عذر نماز نہیں پڑھنی وہ مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوجائیں۔اس موقع پر حضورؐ مردوں میں خطبہ کے بعد عورتوں کی طرف بھی تشریف لے جاتے تھے۔انہیں وعظ فرماتے تھے۔(بخاری) 63

اس طرح رسول کریمؐ خواتین کی تربیت کا خاص خیال رکھتے تھے۔اس میں تربیت کا یہ راز مضمر تھا کہ تا اچھی تربیت یافتہ مائیں تربیت یافتہ نسلیں مہیا

کریں اور دین وتقویٰ میں اپنی اولاد کے لئے بہترین نمونہ بنیں۔

چنانچہ حضرت زینبؓ بن ابی سلمہ سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نبی کریمؐ کی بیوی حضرت ام حبیبہؓ کے پاس حاضر ہوئی۔ وہ فرمانے لگیں کہ میں نے نبی کریمؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ کسی مومن عورت کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتی ہے یہ جائز نہیں کہ وہ وفات پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔ سوائے اپنے خاوند کے کہ جس کے لئے وہ چار ماہ دس دن (عدت کے مطابق) سوگ کرے گی۔ (یعنی آرائش اور بناؤ سنگار سے پرہیز کرے گی۔) پھر میں زینب بنت جحشؓ کے پاس آئی جب ان کا بھائی فوت ہوا۔ انہوں نے تیسرے دن کے بعد کچھ خوشبو منگوا کر لگائی۔ پھر فرمایا کہ مجھے اس خوشبو وغیرہ کی کوئی حاجت یا ضرورت نہیں مگر میں نے نبی کریمؐ سے منبر پر سنا ہے کہ کسی مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے خاوند کے جس پر وہ چار ماہ دس دن سوگ کرے۔ (بخاری) 64

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت کرنے کا ایک عمدہ پہلو یہ تھا کہ کسی امر کے بارہ میں شکایت ملتی تو غائب کے صیغے میں نام لئے بغیر عمومی نصیحت فرما دیتے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ میرا خیال ہے فلاں فلاں آدمی ہمارے دین اسلام کی تعلیم کو صحیح طرح سے نہیں سمجھتے۔ یہ منافق لوگ تھے جن کا ذکر فرمایا۔ (بخاری) 65

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کیا۔لونڈی کے مالکوں نے یہ ناواجب شرط رکھ دی کہ اس لونڈی کی وفات پر اس کے ورثہ پر ان کا حق ہوگا۔ نبی کریمؐ کو پتہ چلا تو آپ نے خطبہ ارشاد کیا اور فرمایا کہ کیا ہو گیا ہے ان لوگوں کو جو اللہ کے فیصلہ کے خلاف شرطیں لگاتے ہیں۔ایسی شرطوں کی کوئی حیثیت نہیں۔غلام یا لونڈی کا ورثہ آزاد کرنے والے کا ہوتا ہے۔(اگر اس کی اپنی اولاد نہ ہو)۔(بخاری) 66

موقع ظن سے بچنا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت کے لئے ایک اصول یہ سکھایا کہ تہمت کے موقع سے بچنا چاہئے۔حضورؐ کا اپنا دستور بھی یہی تھا۔ایک رمضان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے۔حضرت صفیہؓ آپؐ سے ملنے آئیں۔واپس جاتے وقت حضورؐ ان کے ساتھ ہو لئے تا کہ گھر تک چھوڑ آئیں۔ راستہ میں دو انصاری صحابہ ملے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روک کر فرمایا یہ میری بیوی صفیہؓ بنت حیی میرے ساتھ ہیں۔انہوں نے نہایت تعجب سے عرض کیا یارسول اللہؐ! ہم بھلا آپ کے بارہ میں کوئی غلط گمان کر سکتے ہیں۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان کے اندر خون کی طرح گردش کرتا ہے اور مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں کوئی بات نہ ڈال دے۔(بخاری) 67

رسول کریمؐ کی تربیت کا انداز بہت پیارا تھا۔آپ نے کبھی ڈانٹ ڈپٹ

میں کسی کو برا بھلا نہیں کہا۔ایسے موقع پر بس اتنا فرماتے اسکی پیشانی خاک آلود ہوا سے کیا ہو گیا ہے۔(بخاری) 68

اور یہ بددعا نہیں بلکہ ایک رنگ کی دعا تھی۔اسے توفیق طاعت عطا ہو۔نماز پڑھے۔اللہ کے حضور سجدوں میں اسکی پیشانی خاک آلودہ ہو۔

اندازِ نصیحت

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کو باہم جھگڑتے دیکھا۔ایک آدمی غصے سے دیوانہ ہوا جارہا تھا۔اس کا چہرہ پھول کر رنگ متغیر ہوگیا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت خود اسے بلا کر یا مخاطب کر کے نصیحت نہیں فرمائی بلکہ علم النفس کا ایک گہرا نفسیاتی نکتہ سمجھاتے ہوئے تعجب انگیز انداز میں فرمایا مجھے ایک ایسی دعا کا پتہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ پڑھے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ایک شخص نے جو یہ سُنا تو اس آدمی کو جا کر بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھ لو۔یعنی میں راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تو غصہ دور ہو جائے گا مگر وہ کوئی گنوار بدو تھا۔بدبخت نے یہ نسخہ استعمال نہ کیا اور کہا میں کوئی دیوانہ ہوں۔جاؤ میں نہیں پڑھتا۔(بخاری) 69

کاش! وہ شخص اس نسخہ کو آزماتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم النفس کا حیرت انگیز معجزہ اس کی ذات میں بھی ظاہر ہوتا لیکن اگر اس بدبخت بدو نے

تو اس سے فائدہ نہیں اٹھایا ہم کیوں نہ یہ نسخہ آزمائیں۔

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفیر امن تھے۔لڑائی جھگڑا سخت ناپسند تھا اور آپ کی طبیعت پر یہ بہت گراں ہوتا تھا جس کا احساس آپ اپنے زیرتربیت صحابہ میں بھی اجاگر کرنا چاہتے تھے۔

ایک دفعہ رمضان کے آخری بابرکت ایام میں بذریعہ رؤیا آپ کو لیلۃ القدر کی طاق رات کا علم دیا گیا کہ کونسی رات ہے۔آپؐ صحابہ کو یہ خوشخبری سنانے آئے تو دیکھا کہ دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔آپ کی توجہ اُن کی طرف ہوگئی اور اس رؤیا کا مضمون ذہن میں نہ رہا۔آپؐ نے فرمایا کہ وہ رات تمہارے جھگڑے کے باعث مجھے بھلا دی گئی ہے اور شاید اسی میں بھی حکمت ہو کہ تم لوگ اس کی تلاش میں زیادہ راتیں خدا کی عبادت میں گزار سکو۔اس لئے اب اسے طاق راتوں میں تلاش کرو۔(بخاری) 70

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درشت طبع لوگوں کی تربیت بھی نرمی سے کرتے تھے۔ایک دفعہ ایک شخص ملنے آیا جو رشتہ داروں سے بدسلوکی اور قطع رحمی کرتا تھا۔آپؐ اس سے بہت نرمی سے پیش آئے۔حضرت عائشہؓ نے وجہ پوچھی تو فرمایا بدترین لوگ وہ ہیں جن کی بدزبانی سے بچنے کے لئے لوگ ان سے جان بچائیں۔(بخاری) 71

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں توحید کی تعلیم دی وہاں اپنے صحابہ کی تربیت میں بھی یک رنگی پیدا کرنے کی طرف توجہ فرمائی۔ آپؐ کو دوغلی طبیعت کے اور دوہرے چہرے رکھنے والے لوگ سخت ناپسند تھے جو موقع محل کے مطابق اپنا چہرہ بدل لیں۔ (بخاری) 72

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا مطمع نظر یہ تھا کہ سب مسلمان بھائی بھائی بن جائیں اور ایک پرامن معاشرہ قائم ہو۔

آپ صحابہ کو تلقین فرماتے تھے کہ آپس میں بغض وحسد نہ رکھو اور نہ ہی کسی کی پیٹھ پیچھے بات کرو۔ اللہ کے بندے اور بھائی بھائی ہو جاؤ۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان بھائی سے قطع تعلق رکھے۔ نیز فرماتے تھے کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ دو بھائی ملیں تو ایک دوسرے سے رخ پھیر لیں۔ اگر کوئی ناراضگی ہو بھی تو بہترین شخص وہ ہے جو سلام میں پہل کر کے ناراضگی دور کرے۔ (بخاری) 73

نبی کریمؐ کی اس پاکیزہ تعلیم اور تربیت کے مجرب اصولوں کی روشنی میں عظیم تربیتی انقلاب برپا کیا جاسکتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ اسوۂ رسول مشعل راہ ہو۔

حوالہ جات

1 بخاری کتاب العلم باب العلم و العظة باللیل

2 مسند احمد جلد1ص91مطبوعہ بیروت

3 ترمذی کتاب التفسیر باب سورة الاحزاب

4 بخاری کتاب التفسیر سورة الشعراء زیر آیت وانذرعشیرتک الاقربین

5 مسند احمد جلد2ص446 مطبوعہ بیروت

6 مسند احمد جلد6ص344 مطبوعہ بیروت

7 مسند احمد بن حنبل جلد4ص359مطبوعہ بیروت

8 ابوداؤد کتاب الزکوة باب المسئلة فی المساجد1670

9 مجمع الزوائدجلد3ص164مطبوعہ بیروت

10 بخاری کتاب الایمان باب 9

11 بخاری بدء الوحی

12 مسلم کتاب البرو الصلة باب تحریم ظلم المسلم

13 بخاری کتاب المغازی باب غزوة خیبر

14 ترمذی کتاب الدعوات باب منہ :3444

15 بخاری کتاب الادب باب مایکرہ من التمادح

16 بخاری کتاب تعبیر الرؤیاء

17 مسند احمد جلد 3ص447مطبوعہ بیروت

18 بخاری کتاب التفسیر سورة الحجرات

19 بخاری کتاب الایمان باب الزکوة من اللہ

20 مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ836

21 بخاری کتاب الوضو ء باب صب الماء

22 بخاری کتاب الادب باب رحمته الناس

23 بخاری کتاب الادب باب رحمة الناس والبهائم

24 مسند احمدبن حنبل جلد5ص256مطبوعه بيروت

25 مجمع الزوائدجلد9ص15مطبوعه بيروت

26 ابن ماجه کتاب اقامة الصلوة باب ماجاء فيمن ترک الجمعه

27 بخاری کتاب العلم باب من قعد حيث ينتهی به المجلس

28 بخاری کتاب الشرکه باب هل يقرع فی القسمه2313

29 بخاری کتاب الصلوة باب الصلوات الخمس کفارة

30 بخاری کتاب العلم باب الحياء فی العلم

31 مسلم کتاب الزهد باب تشميت العاطس 2991

32 بخاری کتاب الوضؤ باب دفع السواک الی الاکبر

33 مسلم کتاب الشربه باب ادارة الماء والبن عن يمين2030

34 ابن ماجه کتاب الاطعمه باب التسميه عندالطعام

35 بخاری کتاب الادب باب اذا قال من ذافقال انا

36 بخاری کتاب الصلوة باب حد اتمام الرکوع

37 مسلم کتاب الشربه باب مايفعل الضيف اذا تبعه غير من دعا2036

38 مسلم کتاب الاشربه باب آداب الطعام والشراب واحکامها2017

39 بخاری کتاب الزکوةباب زکوة الابل

40 بخاری کتاب المغازی باب سجود الملائکۃ بدرا

41 بخاری کتاب الصوم باب قول النبی من ظلّل علیه

42 بخاری کتاب المناسک باب امر النبی بالسکینة عندالافاضه

43 بخاری کتاب الصوم باب الاعتکاف فی شوال

44 بخاری کتاب العلم باب الغضب فی الموعظة

45 بخاری کتاب العلم باب ماکان النبی یتخولهم بالموعظة

46 بخاری کتاب الایمان باب ا حب الدین الیه ادومه

47 بخاری کتاب الایمان باب قول النبی انا اعلمکم با لله

48 ابوداؤد کتاب الادب باب فی الانتصار

49 مسند احمد بن حنبل جلد3ص14بیروت

50 مسند احمد جلد3ص246بیروت

51 مسند احمدجلد 2،ص225بیروت

52 بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک

53 مسلم کتاب اللباس باب النساء الکاسیات العاریات 3971

54 مسند احمد بن حنبل جلد5ص163بیروت

55 ترمذی کتاب الفتن باب فی تغیر المنکر بالید

56 بخاری کتاب المناسک باب حج المرأه عن الرجل

57 بخاری کتاب الجنائز باب من جلس عندالمصیبة یعرف فیه الحزن 11216

58 ابوداؤد کتاب الصلوة باب ماجاء فی خروج النساء الی المسجد

59 ابوداؤد کتاب النکاح باب فی ضرب النساء

60 مسند احمد جلد3ص85مطبوعه بیروت

61 بخاری کتاب الادب باب التکنی بابی تراب

62 بخاری کتاب العلم

63 بخاری کتاب العیدین

64 بخاری کتاب الجنائز باب احداد المرأة علی غیر زوجها

65 بخاری کتاب الادب مایکون فی الظن

66 بخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الولاء

67 بخاری کتاب الادب باب التکبیر والتسبیح عندالتعجب

68 بخاری کتاب الادب باب ماینهی عن السباب

69 بخاری کتاب ا لادب باب ماینهی عن السباب واللعن

70 بخاری کتاب الادب باب ماینهی عن السباب

71 بخاری کتاب الادب باب مایجوز من اغتباب

72 بخاری کتاب الادب باب واجتنبو ا قول الزور

73 بخاری کتاب الادب باب الهجرة